السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک ہی مجلس میں ایک کلمہ سے تین طلاق کو یا متفرق تین بار تین طلاق کہنے کو حرام اور ایسا کرنے والے کے گنہگار ہونے کو معتبر سمجھا جاتا ہے ۔ لیکن اکثر علماء نے اس میں بہت اختلاف کیا ہے ۔ بعض کہتے ہیں کہ تین طلاقیں واقع ہوجاتی ہیں، دوسرے کہتے ہیں کہ ایک ہی واقع ہوگی اور ایک دوسرا فریق کہتا ہے کہ ایک بھی واقع نہیں ہوتی کیونکہ یہ طلاق بدعی ہے اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے مشروع کی تھی، اس کے مخالف ہے ۔

اب سوال یہ ہے کہ وہ حکم صحیح کیا ہے جو نبی ﷺ سے ثابت ہو؟ میں جانتا ہوں کہ آپ ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے تین طلاقوں کو ایک بنا دیا تھا جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ:

رکانہ نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دیں ۔ پھر انہیں اس بات پر سخت غم لگ گیا ۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ ''تم نے طلاق کیسے دی تھی ۔'' رکانہ کہنے لگے ۔ تین طلاق ۔ آپ ﷺ نے پوچھا : ''کیا ایک ہی مجلس میں؟'' رکانہ نے جواب دیا!''ہاں ۔''تو آپ ﷺ نے فرمایا : ''یہ ایک ہی طلاق ہے ۔ اگر تو چاہتا ہے تو اس سے رجوع کرلے ۔'' چنانچہ رکانہ نے اپنی بیوی سے رجوع کرلیا ۔ (سلیمان ۔ م ۔ طیبہ کالج ریاض

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ میں درست بات یہ ہے کہ اگر مرد ایک کلمہ سے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی شمار ہوگی ۔ جیسا کہ امام مسلم نے اپنی صحیح میں ابن عباس صحابہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے ۔ وہ کہتے ہیں :
''نبی ﷺ کے دور میں اور حضرت ابوبکر صحابہ رضی اللہ عنہ کے دور میں اور حضرت عمر صحابہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے پہلے دو سال تک تین طلاقیں ایک ہی طلاق شمار ہوتی تھی ۔ حضرت عمر صحابہ رضی اللہ عنہم کہنے لگے کہ لوگ اس معاملہ میں جلدی کرنے لگے ہیں جس میں ان کے لیے مہلت تھی ۔ تو اب کیوں نہ ہم اسے تین طلاق ہی نافذ کردیں چنانچہ آپ نے لوگوں پر تین طلاقیں ہی نافذ کردیں ۔''

ابن عباس صحابہ رضی اللہ عنہما کے شاگردوں میں سے اہل علم کی ایک جماعت اور کئی دوسروں نے بھی اس بات کو اختیار کیا ہے اور امام محمد بن اسحاق صاحب السیرۃ بھی اس بات کے قائل ہیں اور شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد علامہ ابن قیم رحمہ اللہ علیہ نے بھی یہی بات اختیار کی ہے ۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ علیہ نے ہی یہ بات بھی پسند کی ہے کہ دوسری اور تیسری طلاق صرف نکاح یا رجعت کے بعد ہی واقع ہوں گی اور اس کی کئی وجوہ بھی ذکر کی ہیں ۔ لیکن میں دلائل شرعیہ سے ایسی کوئی چیز نہیں جانتا جو ان کے دوسرے قول کی تائید کرتی ہو ۔ نہ ہی میں صحابہ رضی اللہ عنہم سے کوئی ایسی چیز جانتا ہوں جو اس کی مؤید ہو اور درست بات یہی ہے کہ جب ایک ہی کلمہ سے تین طلاق کہا جائے تو اسے اسی حد تک محدود رکھا جائے (یعنی ایک ہی طلاق سمجھا جائے) ۔

رہی ابورکانہ والی حدیث تو وہ اس موضوع میں صریح نہیں ۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی سند میں بھی کلام ہے جو معروف ہے کہ داؤد بن حصین عکرمہ سے روایت کرتے ہیں اور اس روایت کو ایک جماعت نے کمزور قرار دیا ہے ۔ جیسا کہ یہ بات تقریب اور تہذیب اور ان کے علاوہ دوسری کتابوں میں داؤد بن حصین کے بیان سے معلوم ہوسکتی ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ